دینی تعلیمات کی روشنی میں عدل کے قیام اور عدل کے حوالے سے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے بعض واقعات

قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ توحید کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے

اللہ تعالیٰ کے فیض نماز کے ذریعہ سے ہی آتے ہیں اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جنوری 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 130 کی تلاوت کی اور فرمایا وہ دعا جو حضرت ابراہیمؑ نے مانگی، اس میں تیسری بات حکمت کی تھی آج میں انصاف اور عدل کے حوالے سے حکمت کے بارے میں بیان کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یہ اس بات کا اعلان ہے کہ اس دعا کی قبولیت کے نتیجے میں وہ عظیم رسول مبعوث ہو چکا ہے، کتاب بھی اس پر نازل ہو چکی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے جو پر حکمت تعلیم سے بھری پڑی ہے، یہ رسول اس کتاب کی حکمت بھی سکھاتا ہے اور تا قیامت سکھاتا چلا جائے گا یعنی یہ تعلیم عدل سکھاتی ہے اور تا قیامت یہی کتاب عدل کی تعلیم پر مہر ہے اور یہ عظیم نبی جو مبعوث ہوا، نہ ہی اس کی تعلیم عدل سے خالی ہے، نہ اس کا عمل بلکہ اس عظیم نبیؐ کا اسوہ حسنہ بھی وہ عظیم مثالیں قائم کر رہا ہے جن تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے راستے بتا دیئے کہ اپنی انتہائی استعدادوں کے ساتھ اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرو۔ حضور انور نے عدل کے حوالے سے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے بعض واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے بعض آیات پیش کیں جن میں عدل قائم کرنے کی تعلیم ہے اور فرمایا کہ یہ ایک ایسی پُر حکمت تعلیم ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو معاشرتی مسائل اور قومی اور بین الاقوامی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ ایسا عدل جو حکمت کے تحت کیا جائے، یہ وہی عدل ہے جس میں نیکی کے معیار بڑھیں، عدل کے بعد محبت و پیار پیدا ہو اور برائیوں سے بچنے کی معاشرہ کوشش کرے۔ پس عدل وہ ہے جس کا فیصلہ موقع اور محل کی مناسبت سے ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ توحید کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ اور اس کے لئے انسانی سوچ میں عدل کا عنصر پیدا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ پس مومن کا کام ہے کہ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہمیشہ انصاف کے تقاضے پورے کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکمت کے ایک معنی علم کو کامل کرنے کے بھی ہیں یعنی آنے والا وہ عظیم رسول اپنے پر اتری ہوئی تعلیم کی وجہ سے علم کو بھی کامل کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول پر اس پُر حکمت تعلیم کو کامل کر دیا ہے۔ حضور انور نے اس ضمن میں موجودہ زمانے کے متعلق بعض قرآنی پیشگوئیوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ہے اس کتاب کی خوبصورتی ہے کہ ہر نئی دریافت جو آجکل تعلیم یافتہ انسان کرتا ہے، خدا تعالیٰ کی اس آخری کتاب میں پہلے سے اس کا تصور بلکہ وضاحت موجود ہے۔ پس یہ ایسا عظیم اور پُر حکمت کلام ہے جس کا کوئی دوسری کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں شرعی احکامات کی حکمت کا بھی بیان ہے۔ نماز پڑھنے کا حکم دیا تو اس کے فوائد بھی بتائے کہ نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ پس یہ تعلیم تھی جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو دی تا کہ اللہ تعالیٰ سے مومنوں کا تعلق جوڑنے کیلئے انہیں راستے بتائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز نعمتوں کی جان ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے ہی آتے ہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کا کوئی بھی حکم لے لیں اس میں حکمت ہے۔ اگر مومن ان احکامات کو سامنے رکھے اور ان کی حکمت پر غور کرے تو جہاں ہر ایک کی اپنی عقل اور دانائی میں اضافہ ہوگا وہاں معاشرے میں علم و حکمت پھیلنے سے محبت اور پیار کو بھی رواج ملے گا۔ پس ایک مومن کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ قرآن کریم سے یہ حکمت کے موتی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پُر حکمت تعلیم کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔